Regd NO 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ: الفضل لاہور — ٹیلیفون نمبر ۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

دوشنبہ

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳، سہ ماہی ۷، ماہوار ۲/۸

۴ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۲ امان ۱۳۳۱ ھش | ۲ مارچ ۱۹۵۲ء | نمبر ۵۴

مصر میں علی ماہر پاشا کی وزارت مستعفی ہو گئی

قاہرہ یکم مارچ۔ مصری وزیر اعظم اور برطانوی سفیر کے درمیان جو بات چیت آج شروع ہونے والی تھی اس کے ملتوی ہو جانے کے بعد آج علی ماہر پاشا کی کابینہ اچانک مستعفی ہو گئی۔ استعفیٰ دینے کا فیصلہ کابینہ کے ایک ہنگامی اجلاس میں کیا گیا ہے۔ بات چیت میں غیر معین التواء سے پیدا شدہ نئی صورت حال پر غور کرنے کے لئے طلب کیا گیا تھا۔ تازہ خبروں سے پتہ چلا ہے کہ شاہ فاروق نے کابینہ کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ اس سے پہلے برطانوی سفارت خانے کی طرف سے اعلان کیا گیا تھا کہ مسٹر رالف سٹیونسن کے اچانک بیمار ہو جانے کے باعث علی ماہر پاشا کے ساتھ ان کی بات چیت جو آج شروع ہونے والی تھی وہ غیر معین عرصہ تک ملتوی رہے گی۔ قاہرہ میں مارشل لاء کے تحت جو فوجیں متعین ہیں کابینہ کے مستعفی ہونے کے بعد فوری طور پر ان کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا۔ شاہ فاروق نے مشہور وفد لیڈر نحاس پاشا کو برطرف کرنے کے بعد علی ماہر پاشا کو وزارت عظمیٰ کے عہدے پر مقرر کیا تھا۔ نحاس پاشا کو برطرف کرنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ ۲۶ جنوری کو رونما ہونے والے فسادات پر قابو پانے میں ناکام رہے تھے۔ آج مستعفی ہونے سے قبل علی ماہر پاشا نے ایک بیان میں بعض خبروں کی تردید کی کہ برطانیہ نہر سویز کے علاقے سے فوجیں واپس بلانے اور شاہ فاروق کو سوڈان کا بادشاہ تسلیم کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے

سوڈان کی تین سیاسی جماعتوں نے جن میں امہ پارٹی، اشیغہ پارٹی اور سوڈان مزدور فیڈریشن شامل ہیں۔ مطالبہ کیا ہے کہ مصر اور برطانیہ کی براہ راست بات چیت کے دوران میں سوڈان کے مستقبل کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کیا جائے۔ کل ان پارٹیوں کے نمائندوں نے خبر رساں ایجنسیوں کے نامہ نگاروں کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ سوڈان کے مستقبل کا معاملہ وہاں کے باشندوں کی آزادانہ رائے شماری پر ہی چھوڑ دینا چاہیئے اگر ان کی رائے حاصل کئے بغیر سوڈان پر مصر کی حکومت مسلط کی گئی تو وہ اسے ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ اشیغہ پارٹی اور مزدور فیڈریشن نے مصری حکومت کو اس بارے میں ایک یادداشت بھی بھیجی ہے۔

اخبار احمدیہ

بشیر آباد (سندھ) ۲۷ فروری۔ مکرم جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ویسے تو اچھی ہے لیکن ضعف کی شکایت ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور یکم مارچ۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کو آج سارا دن سانس کھینچ کر آتا رہا۔ دل میں گھبراہٹ اور نبض میں بے قاعدگی کی شکایت رہی۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔

راولپنڈی میں فولاد کا کارخانہ قائم کرنیکی تجویز

پنجاب اسمبلی میں وقفۂ سوالات

لاہور یکم مارچ۔ حکومت پنجاب راولپنڈی میں فولاد کا ایک وسیع کارخانہ قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اس میں فولاد پگھلانے ڈھالنے اور اوزار وغیرہ بنانے کا کام کیا جائے گا۔ پنجاب اسمبلی میں آج وقفۂ سوالات کے وقت وزیر صنعت علی حسین شاہ گردیزی نے اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے یہ بھی اعلان کیا کہ راولپنڈی میں ایک پولیٹکنیک قائم کرنے کی سکیم بھی زیر غور ہے۔

قائد ملت کو دھمکی آمیز خطوط لکھنے والا گرفتار کر لیا گیا

کراچی یکم مارچ۔ قائد ملت خان لیاقت علی خاں کے نام گمنام خطوط لکھنے کے الزام میں آج پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت ایک شخص مسمی فیض محمد کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان خطوط میں قائد ملت کو دھمکیاں دی گئی تھیں فیض محمد ضلع کیمبل پور کا رہنے والا ہے

ہانگ کانگ کے قریب برطانیہ کے خلاف بلوہ

ہانگ کانگ یکم مارچ۔ آج ہانگ کانگ کے قریب کاؤلون میں برطانیہ کے خلاف شدید مظاہرے ہوئے جنہوں نے بعد میں بلوے کی صورت اختیار کر لی پانچ ہزار چینیوں نے سرخ جھنڈے ہاتھ میں لیکر مظاہرہ کیا۔ انگریزوں کی کاروں کو آگ لگا دی نیز ان پر پتھر برسائے یہ مظاہرہ اس لئے ہوا کہ ایک چینی وفد کو کاؤلون میں داخلے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا گیا تھا۔ یہ وفد بے خانماں چینیوں کو جو آتشزدگی کی وجہ سے تباہ حال تھے مدد دینے آیا تھا۔ مظاہرین کی پولیس سے شدید جھڑپ ہوئی پولیس نے لاٹھی چارج کے علاوہ اشک آور گیس بھی استعمال کی۔ کاؤلون میں لوگوں کی بہت بڑی بستی ہے۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ صورت حال پر قابو پا لیا گیا ہے

پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنیکی ناکام کوشش

موجودہ مالی سال کے لئے چار کروڑ ۵۰ لاکھ روپے سے زائد کے ضمنی تخمینہ جات

لاہور یکم مارچ۔ آج پنجاب اسمبلی میں وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے موجودہ مالی سال کیلئے اخراجات کے ضمنی تخمینے پیش کئے جن کا میزان ساڑھے چار کروڑ روپے سے کچھ زیادہ تھا۔ یہ تخمینے ان مصارف سے متعلق تھے جن کیلئے بجٹ میں گنجائش نہیں رکھی گئی تھی۔ تاہم غیر متوقع آمد کی وجہ سے بجٹ میں ایک کروڑ ۸۳ لاکھ روپے کی بچت دکھائی گئی ہے۔ نئے سال کے بجٹ پر عام بحث پیر کو شروع ہو گی جو تین دن تک جاری رہیگی۔ اس سے قبل آج اسپیکر نے دو تحریکیں پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ ایک تحریک میں جناح عوامی لیگ کے مسٹر محمد شفیع نے پٹواریوں کی ہڑتال اور گیہوں کی قلت پر بحث کا مطالبہ کیا تھا۔ اسپیکر نے فیصلہ دیا کہ قواعد کی رو سے بجٹ سیشن صرف بجٹ پر ہی بحث کے لئے مخصوص ہونا چاہیئے۔ دوسرے امور کو علیحدہ وقت میں زیر بحث لایا جا سکتا ہے۔ بعد میں ایوان کے تین مسیحی ممبر مسٹر گبن، مسٹر ایس۔ پی سنگھا اور مسٹر جوشوا فضل دین نے ایوان کے ڈپٹی سپیکر مسٹر سندر داس کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کی ناکام کوشش کی۔ ان کا کہنا یہ تھا کہ مسٹر سندر داس اقلیتی فرقے کا اعتماد کھو چکے ہیں۔ اگرچہ حزب مخالف نے بھی تحریک کی حمایت کی لیکن تحریک پیش نہ ہو سکی چونکہ اسے کم سے کم ۵۶ ممبروں کی حمایت حاصل نہ تھی۔ نتیجہ معلوم ہونے پر تینوں مسیحی ممبر جنہوں نے تحریک پیش کرنا چاہی تھی جلسے سے اٹھ کر چلے گئے

کپاس کی کم سے کم قیمتیں مقرر کرنیکا فیصلہ

کراچی یکم مارچ حکومت پاکستان نے کپاس کی قیمتوں میں استحکام پیدا کرنے کی غرض سے مختلف قسم کی کپاس کی کم سے کم قیمتیں مقرر کر دی ہیں اور کپاس بورڈ کو اس فیصلے پر عملدرآمد کرانے کا اختیار دیا ہے۔ سرکاری اعلان میں اس فیصلے کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ حکومت برآمدی محصول میں کمی ضروری نہیں سمجھتی کیونکہ پاکستانی کپاس بین الاقوامی مارکیٹ میں آسانی سے مقابلہ کر سکتی ہے عبوری حالات کی وجہ سے مارکیٹ میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ قیمتیں مقرر کرنے سے موجودہ مصنوعی حالات ختم ہو جائیں گے اور کپاس کی تجارت میں جلد اعتماد بحال ہو جائے گا۔ کپاس ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر محمد بشیر نے حکومت کے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے

مشرقی چین پاکستان سے مزید کپاس خریدنے کا خواہشمند ہے!

کراچی یکم مارچ۔ مشرقی چین کے نائب وزیر زراعت نے کہا ہے کہ مشرقی چین پاکستان سے مزید کپاس خریدنے کا خواہشمند ہے۔ کیونکہ اس کی کپڑے کی صنعت بہت تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ وہ ۳۰ ممبران کے اس چینی وفد کی قیادت کر رہے ہیں جو بین الاقوامی صنعتی نمائش میں شرکت کی غرض سے کراچی آیا ہوا ہے۔ آج انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ چینی کپاس کی پیداوار تسلی بخش ہے اور وہ ملک کی موجودہ ضروریات کیلئے کفایت کر سکتی ہے۔ لیکن کپڑے کی صنعت جس رفتار سے ترقی کر رہی ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں غیر ممالک سے مزید کپاس درآمد کرنا پڑے گی انہوں نے مزید کہا کہ صنعتی نمائش میں چینی وفد کی شرکت سے پاکستان اور چین کے تعلقات اور دوستانہ ہو جائیں گے۔

بلجیم میں پاکستانی سفیر کا تقرر

کراچی یکم مارچ مسٹر جلال الدین عبد الرحیم کو بلجیم میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے آپ وزارت خارجہ کے دفتر میں جائنٹ سیکرٹری تھے۔

لاہور یکم مارچ۔ پنجاب ریڈ کراس سوسائٹی نے بچوں کے بین الاقوامی فنڈ میں پانچ ہزار روپیہ چندہ دیا ہے۔ کل پاکستان میں چندہ جمع کرنے کی غرض سے یوم اطفال منایا جا رہا ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۴ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۲ مارچ ۱۹۵۲ء

پنجاب کا بجٹ

پنجاب کے وزیر اعلیٰ عزت مآب میاں ممتاز دولتانہ نے حکومت پنجاب کا ۵۳-۱۹۵۲ء کا تخمینہ بجٹ کل اسمبلی میں پیش کر دیا ہے۔ اس بجٹ کے روسے آئندہ سال میں تخمیناً ۲۳ کروڑ ۷۵ لاکھ کی آمدن اور ۲۴ کروڑ دس لاکھ کا خرچ دکھایا گیا ہے یعنی ۳۵ لاکھ کا خسارہ رہے گا۔ گزشتہ دو سالوں میں اضافہ کا بجٹ رہا ہے۔ اس لئے بظاہر آئندہ سال کا بجٹ کسی قدر دلشکن محسوس ہوگا۔ کیونکہ بادی النظر میں کسی ملک کی ساکھ اس روپیہ سے ہوتی ہے۔ جو اس کے خزانہ میں پڑا ہو۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح ایک فرد کی امارت کا اندازہ اس کے بنک بیلنس یعنی بچت سے کیا جاتا ہے۔ جتنا جس کے پاس فالتو روپیہ ہوتا ہے۔ عام طور پر اسی قدر اس کو دولت مند سمجھا جاتا ہے۔

یہ خیال قدیم سے چلا آتا ہے۔ اور شائد موجودہ زمانے میں بھی اس کی صداقت عام طور پر مسلمہ ہے۔ سرسری نگاہ میں اب بھی فالتو روپیہ کی نسبت سے ہی دولت مندی کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ خیال بھی ہمیشہ چلا آیا ہے۔ کہ ایک کنجوس کی دولت خواہ کتنی بھی کیوں نہ ہو نہ تو اس سے اس کی ذات کو کوئی فائدہ ہوتا ہے۔ اور نہ کسی اور کو۔ ایسی دولت بجائے رحمت کے لعنت ہوتی ہے۔ زیادہ آمدن کا اگر کوئی فائدہ ہے تو یہی ہے۔ کہ جو آدمی زیادہ کماتا ہے۔ کم سے کم اس کی اپنی ذات تو اس سے متمتع ہو۔ اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب وہ دل کھول کر اپنا روپیہ صرف کرے۔ اور نہیں تو اپنی زندگی تو آرام سے گزارے۔ اور سوچا جائے تو آخر دولت کا اور فائدہ ہی کیا ہے۔

بے شک جس ملک کے خزانہ میں فالتو روپیہ جتنا زیادہ ہو اس کی اتنی ساکھ زیادہ ہونی چاہیئے۔ لیکن فالتو روپیہ اگر ضروریات کو نظر انداز کر کے خزانہ میں جمع رکھ لیا جائے۔ تو وہ بھی کسی کام کا نہیں۔ اور نری ساکھ تو کوئی معنے نہیں رکھتی۔ بلکہ جہاں تک حقیقت کا تعلق ہے۔ کسی ملک کی رفتار ترقی ہی دوسروں کی نظر میں اس کی ساکھ بڑھاتی ہے۔ اور خوشحالی کا مظاہرہ ان کاموں سے ہوتا ہے جو خرچ کر کے ملک و قوم کی بہبودی کے لئے سرانجام پاتے ہیں۔

اس لحاظ سے کسی ملک کے بجٹ میں حقیقی دیکھنے والی جو چیز ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو آمدن ہوگی۔ اس کا ایسا مصرف کیا گیا ہے یا نہیں کہ جس سے ملک ترقی کی شاہراہ پر آگے بڑھے گا۔ اگر اس نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو بجٹ زیر بحث قطعاً مایوس کن نہیں بلکہ اس لحاظ سے کہ کوئی نیا ٹیکس نہیں بڑھایا گیا۔ اور جتنی چادر ہے قریباً اتنے ہی پاؤں پھیلائے گئے ہیں۔ اور اپنی وسعت کے مطابق ملک و قوم کی بہبودی کے لئے جو ضروری امور ہیں انہیں بڑی حد تک ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ یہ بجٹ ایک متوازن بجٹ کہلا سکتا ہے۔ ہمارے ملک کے حالات کے مطابق یہ بہت بڑی بات ہے۔

تو فیری بجٹ اس لحاظ سے بھی بہتر سمجھا جاتا ہے۔ کہ ہنگامی اخراجات جن کا پہلے علم نہیں ہوتا۔ آپڑتے ہیں۔ اور بچت موجود ہو۔ تو ایسے اخراجات کی صورت میں دقتیں پیدا نہیں ہوتیں اور نہ قرض لینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اب اگر ہنگامی اخراجات کی طرح غیر متوقع آمدن بھی ساتھ نہ ہو جائے تو یقیناً دقتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس لحاظ سے بجٹ میں نقص ضرور ہے۔ لیکن ایک ایسے ملک کے لئے جو چند سال سے معرض وجود میں آیا ہے۔ جس نے حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک ترقی کی دہلیز پر قدم ہی رکھا ہے۔ اور قوم کو ابھی تک اپنی آزادی کا بھی پورا عرفان حاصل نہیں ہوا۔ ایسی جرأتیں بھی ناگزیر ہیں۔ بیشک انسان کو پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیئے لیکن جمود سے حرکت کی طرف منتقل ہوتے وقت جھٹکے بھی ضرور لگتے ہیں۔ اور اگر قوم بیدار ہو جائے تو ایسے جھٹکے قومی فلاح کی بنیاد بنائے جا سکتے ہیں۔

ہمارا ملک ابھی بہت پیچھے ہے۔ اور ابھی منزل مقصود پر پہونچنے کے لئے ہمیں بہت لمبا عرصہ درکار ہے۔ ترقی سے ترقی یافتہ ملک بھی اسی وقت تک زندہ رہتا ہے۔ جب تک اس کے رہنے والے ہر متوقع اور غیر متوقع حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے بیدار ہوتے ہیں۔ اس لئے ہمیں تو وہ چند بیداری کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہمیں متوقع حالات کا مقابلہ دہ چند جرأت کے ساتھ کرنے کی ضرورت ہے۔

تحریک جدید کی غرض و غایت

جماعتوں کے کام کبھی ختم نہیں ہوا کرتے

تحریک جدید اس وقت تک کے لئے ہے جب تک جماعت کی رگوں میں زندگی کا خون دوڑتا ہے

تحریک جدید کی اہمیت کو ان الفاظ میں بیان فرماتے ہوئے کہ ــــ "ہماری جماعت ایک جماعت ہے فرد نہیں۔ فرد مرا کرتے ہیں جماعتیں نہیں مرا کرتیں۔ فرد کا کام ایک وقت پر جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ مگر جماعتوں کا کام کبھی ختم نہیں ہوتا۔ سوائے اس کے کہ وہ آپ ہی آپ ختم ہو جانا چاہتی ہوں"۔ حضور المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے فرمایا۔

"پس تحریک جدید ایک سال کے لئے نہیں دس سال کے لئے نہیں۔ سو سال کے لئے نہیں۔ ہزار سال کے لئے نہیں۔ بلکہ تحریک جدید اس وقت تک کے لئے ہے۔ جب تک جماعت کی رگوں میں زندگی کا خون دوڑتا ہے۔ اور جب تک جماعت احمدیہ اپنے فرائض اور اپنے مقاصد کو اپنے سامنے رکھنا چاہتی ہے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ نومبر ۱۹۴۷ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ تحریک جدید درحقیقت نام ہے اس جدوجہد کا جو ایک احمدی کو احمدیت اور اسلام کی اشاعت کے لئے کرنی چاہیئے تحریک جدید نام ہے اس جدوجہد کا جو اسلام اور احمدیت کے احیاء کے لئے ہر احمدی پر واجب ہے۔ اور تحریک جدید نام ہے اس کوشش اور سعی کا جو اسلامی شعار اور اسلامی اصول کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہماری جماعت کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ (خطبہ جمعہ ۲۸ نومبر ۱۹۴۷ء)

اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی تحریک کو ہر لحاظ سے کامیاب بنانے کے لئے روپے اور سرمایہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس زمانے میں کچھ نہ کچھ دولت صرف کئے بغیر کام نہیں ہو سکتا لیکن حضور نے فرمایا۔

روپے کا حصہ صرف ایک ظاہری نشان ہے . . . . . اور درحقیقت تحریک جدید نام ہے اس عملی کوشش کا جو ہر احمدی اپنی اصلاح اور دوسروں کی اصلاح کے لئے کرتا ہے۔ ہر وہ احمدی جس کے سامنے تحریک جدید کے مقاصد نہیں رہتے۔ درحقیقت وہ اپنی موت کا ثبوت بہم پہونچاتا ہے"۔

(خطبہ جمعہ ۲۸ نومبر ۱۹۴۷ء)

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ خدائی سلسلے درحقیقت انسانوں کے محتاج نہیں ہوتے۔ بلکہ انسان خدائی سلسلوں کے محتاج ہوتے ہیں۔ خدا کی طرف سے آنے والی روح اسی طرح دنیا میں بکھر جاتی ہے۔ جس طرح بارش کا پانی جب آسمان سے برستا ہے لیکن جس طرح اچھا کسان بارش کا پانی جمع کر کے اپنی فصل کے لئے نہایت مفید سامان بہم پہونچاتا ہے۔ اسی طرح ہوشیار مومن اللہ تعالےٰ کے فیضان کی بارش کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔ اور نہ صرف دنیا میں بلکہ اگلے جہان میں بھی اس سے فائدہ اٹھاتا ہے لیکن بے وقوف اور نادان اور جاہل کسان پانی کی پروا نہیں کرتا۔ وہ ضائع چلا جاتا ہے۔ اور پھر سارا سال وہ چیختا چلاتا اور روتا ہے مگر اس کی آواز نہیں سنی جاتی۔ کیونکہ وہ آواز خدا تعالےٰ کے قانون کے خلاف ہوتی ہے۔

(وکالت علیا تحریک جدید انجمن احمدیہ)

مصباح کا سالانہ نمبر

ماہ اپریل میں رسالہ مصباح کا سالانہ نمبر شائع کیا جائے گا انشاء اللہ تعالےٰ اس لئے تمام اہل علم بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مفید معلومات جلد سے جلد دفتر مصباح میں روانہ فرمائیں مضامین خوشخط اور ایک کالم میں تحریر ہوں۔ تمام احمدی بہنوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے قومی اور مذہبی واحد آرگن کی کما حقہٗ مدد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں نیز جس انعامی مضمون کا اعلان جنوری کے شمارہ میں کیا جا چکا ہے۔ وہ بعض وجوہات کی بناء پر مصباح کے سالانہ نمبر میں شائع کیا جائے گا۔ پس تمام بہنیں "اسلامی پردہ" کے متعلق اپنا اپنا مضمون ۱۵ مارچ تک دفتر مصباح میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں جزاکم اللہ۔

مضمون بھیجتے وقت خریداری نمبر بھی تحریر ہو جو بہن یا بھائی ہمیں رسالہ کے تین خریدار ماہ اپریل تک مہیا کر دینگی۔ ان کو رسالہ کا سالانہ نمبر مفت دیا جائے گا۔

امۃ اللہ خورشید مدیرہ مصباح

کہتی ہے ہمکو خلق خدا غائبانہ کیا

جماعت احمدیہ کی قومی، سیاسی اور ملی خدمات کا اعتراف غیروں کی زبانی

(۲۵)

(مرتبہ از مکرم ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر)

جن دنوں ہمارے مکرم و محترم جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے متعلق ممبر بنائے جانے کی تجویز گورنمنٹ کے زیر غور تھی۔ تو اس وقت بھی اغیار کے سینوں پر سانپ لوٹ رہے تھے۔ اور اس دفعہ انہوں نے خود تو کھل کر مخالفت نہ کی۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اسبارہ میں ہماری مخالفت پہلے کی طرح نتیجہ خیز نہیں ہو سکے گی۔ اس لئے انہوں نے اسدفعہ اپنے ان پٹھو مسلمانوں کو آگے کیا۔ جو عام طور پر آسانی کے ساتھ ان کے آلہ کار بن جایا کرتے تھے اور اپنے انہی مسلمان پٹھوؤں کے ذریعہ گورنمنٹ پر زور ڈلوانا شروع کیا کہ وہ فیصلہ کرتے ہوئے آنریبل سر میاں فضل حسین صاحب کی جگہ چوہدری صاحب محترم کو تعینات نہ کرے۔ کیونکہ اغیار آپ کے وجود کو اپنے قومی عزائم کی تکمیل میں بہت بڑی رکاوٹ سمجھتے تھے۔ اور ان کی موجودگی میں ان کے برسوں کے منصوبے کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے تھے۔ چنانچہ اس وقت چوہدری صاحب مکرم کے تقرر کی مخالفت میں سب سے پیش پیش اخبار زمیندار کے مالک اور ایڈیٹر اور دوسرے احراری ٹولہ کے وہ ممبر تھے۔ جنہیں احمدیت سے خدا لگتا بیر ہے۔

چنانچہ ان لوگوں نے چوہدری صاحب مکرم کے تقرر کے خلاف پوری شدت کے ساتھ آواز اٹھائی۔ اور مخالفت میں ایڑی چوٹی تک کا زور صرف کیا۔ مگر ان کے معاندانہ پروپیگنڈے سے نہ گورنمنٹ متاثر ہوئی۔ اور نہ ہی مسلم سواد اعظم پر کوئی مخالفانہ اثر ہوا۔

جس طرح چوہدری صاحب محترم کے عارضی تقرر کے وقت مسلمان اپنے اس قومی خادم کے تقرر کے دل سے خواہاں تھے۔ اسی طرح اس دفعہ بھی ان کی یہی خواہش تھی۔ کہ آنریبل سر میاں فضل حسین صاحب کی جگہ خالی ہونے پر ہمارے مکرم جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کا ہی تقرر ہو۔ چنانچہ متقدر مسلمان لیڈروں، صحافیوں قومی ورکروں اور مختلف کمیونٹیوں اور برادریوں نے جلسے کرکے زمیندار اور احرار کے غلط اور گمراہ کن پراپیگنڈا کے خلاف احتجاج کیا۔ اور اس کی مذمت میں ریزولیوشن پاس کئے۔

اور مختلف صوبوں کے بلند پایہ اور چوٹی کے اخبار والوں نے اس پر مقالے لکھے۔ اور گورنمنٹ پر زور دیا۔ کہ وہ زمیندار اور احرار کے معاندانہ اور بیہودہ پراپیگنڈے کا اثر قبول نہ کرے۔ اور بغیر کسی جھجک کے جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی تقرری کا اعلان کردے۔ کیونکہ یہی مسلمانوں کی دلی خواہش ہے۔

احراری پروپیگنڈے کے خلاف اخبار سول۔ سیاست۔ عزیز ہند وغیرہ اخباروں اور دوسرے لوگوں نے جو کچھ لکھا تھا۔ وہ ہم کسی گذشتہ قسط میں شائع کر چکے ہیں۔

آج ہم زمیندار کے پروپیگنڈے کے خلاف جو تحریریں شائع ہوئی تھیں۔ ان میں سے نمونۃً چند ایک ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ سب سے پہلے ہم پیر علی محمد شاہ صاحب راشدی کا ایک مضمون درج کرتے ہیں۔

پیر علی محمد شاہ صاحب راشدی ایڈیٹر ستارۂ سندھ سکھر

صاحب موصوف پہلے سندھ کے مشہور اخبار ستارہ سندھ کے ایڈیٹر تھے۔ اور اب سندھ آبزرور کے چیف ایڈیٹر ہیں۔ آپ گذشتہ دنوں انجمن صحافیان پاکستان کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔

"اسوقت مسلمانان ہند کے لیڈروں میں چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب ایک بڑے پایہ کے لیڈر ہیں گذشتہ چند سالوں میں انہوں نے مسلمان قوم کی اتنی بڑی خدمات کی ہیں کہ وہ جناب سر آغا خاں کے دوش بدوش کھڑے ہو سکتے ہیں۔ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس اور جائنٹ کمیٹی کے موقعوں پر انہوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کا کیس ایسی قابلیت کے ساتھ پیش کیا کہ اس پر سارے انگلستان کے مدبر انگشت بدنداں رہ گئے۔ سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے چوہدری صاحب ممدوح کی قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو مبارکباد دی اور کہا کہ "آپ کا مستقبل نہایت درخشندہ نظر آتا ہے"۔ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے مختلف اجلاسوں میں ہندوستان کی سب قوموں کے بہترین دماغ رکھنے والے لیڈر موجود تھے۔ اور جو کچھ انہوں نے وہاں کام کیا۔ وہ آج بھی کارروائی کی کتابوں میں موجود ہے۔ اگر کوئی صاحب بنظر غائر ان کتب کو ملاحظہ فرمائیں۔ تو ان کو چوہدری صاحب کا پلہ بھاری نظر آئے گا۔ اب عنقریب سر فضل حسین کی جگہ وائسرائے ہند کی مجلس منتظمہ کی ممبری کی ایک جگہ مسلمانوں کے لئے خالی ہوگی۔ پنجاب کے اخبار "زمیندار" کی پارٹی نے چوہدری صاحب کے برخلاف ذاتی کاوشوں کی وجہ سے سخت طوفان بے تمیزی شروع کر رکھا ہے۔ اور بعض خانہ ساز انجمنوں کی طرف سے ریزولیوشن پاس کرا کے وائسرائے ہند کی طرف بھیجے جاتے ہیں۔ جن کے ذریعہ وائسرائے ہند سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ چوہدری صاحب کو ایگزیکٹو کونسل کی ممبری پر مقرر نہ کیا جائے۔ بدتمیزی اور معاملہ نافہمی کی اس لہر کو "زمیندار" پارٹی نے سندھ تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ جیسا کہ ایک تازہ اشاعت میں "زمیندار" نے لکھا ہے۔ کہ میرپور خاص سندھ میں ایک جلسہ چوہدری صاحب کے برخلاف ہوا ہے۔ لیکن جہاں تک ہم کو معلوم ہے ایسی کوئی بھی میٹنگ میرپور خاص۔ بلکہ سندھ کے کسی بھی حصے میں نہیں ہوئی۔ اور جو رپورٹ اخبار میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں میٹنگ کے متعلق کوئی بھی تفصیل نہیں دی گئی کہ وہ کس جگہ اور کس کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کتنے اشخاص اس میں شامل ہوئے اور اس تجویز کی تحریک ... ... اصحاب نے کی۔ اس کے علاوہ اگر یہ میٹنگ سندھ میں منعقد ہوتی تو لازمی طور پر پہلے اس کی کارروائی سندھ کے کسی اخبار میں چھپتی۔ بہرحال خدا کے فضل سے سندھ کے مسلمان ابھی تک اس قدر عاقبت نااندیش نہیں ہوئے کہ وہ پنجابی بھائیوں کی ایک خاص پارٹی کی ایسی حالت میں تائید کریں۔ خصوصاً جبکہ وہ لوگ محض پارٹی بازی اور ذاتی کاوشوں کی بناء پر ایک مقتدر اور نہایت کارآمد لیڈر کی مخالفت کر رہی ہو۔

چوہدری ظفر اللہ خاں کے خلاف صرف ایک بات پیش کی جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ قادیانی جماعت کے ایک فرد ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی کسی خاص جماعت سے کسی خاص شخص کا تعلق رکھنا اسکو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بننے سے روک نہیں سکتا۔ بشرطیکہ اس میں دوسری قابلیتیں۔ اور مسلمان قوم کے لئے ہمدردی موجود ہو۔ اگر مذہبی اعتقادات اور فرقہ بندی کی رو سے ایسی ذمہ داری کے منصب تقسیم کئے جانے لگے۔ تو یہ مسلمانوں کی انتہائی بدقسمتی ہوگی۔ کیونکہ مسلم قوم کے بہتر۲ے فرقے ہی اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور ایک فرقہ تمام دوسرے فرقوں کی مخالفت کرے گا۔ اور نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں نکلے گا کہ مسلمان آپس میں لڑتے رہیں گے۔ اور فائدہ دوسری قومیں اٹھائیں گی چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی مذہبیت کا توازن دوسرے لیڈروں کی مذہبیت سے کرنا مناسب ہوگا کیونکہ ایسا کرنے سے کئی ایک مقتدر مسلمان لیڈروں کے متعلق بھی بعض ناگوار باتیں کرنی پڑیں گی۔ پس اس بحث کو یہاں ہی ختم کرتے ہوئے ہم سندھ کے مسلمانوں کی طرف سے ہندوستان کے وائسرائے کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ سر فضل حسین کی جگہ چوہدری ظفر اللہ خاں کا تقرر ہندوستان کے عام مسلمانوں کے لئے پسندیدگی کا باعث ہوگا"

(ستارہ سندھ سکھر ۱۳ اگست ۱۹۳۴ء)

ایڈیٹر صاحب اخبار قومیت لاہور

نے لکھا کہ:۔

"وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل سے میاں سر فضل حسین صاحب عنقریب ریٹائرڈ ہو رہے ہیں۔ اور سرکاری حلقوں میں یہ خبر بڑے وثوق سے بیان کی جاتی ہے کہ ان کی جگہ حکومت چوہدری ظفر اللہ خاں بیرسٹر ایٹ لاء کا تقرر عمل میں لانے والی ہے۔ جو موجودہ حالت میں اس کے نزدیک ہر طرح سے قابل و موزوں ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ میاں صاحب موصوف کی رائے بھی چوہدری صاحب ہی کے حق میں ہے مسلمانان ہند کے سمجھدار طبقہ نے بحیثیت مجموعی حکومت کے اس ارادہ کو بنظر استحسان دیکھا ہے لیکن مولوی ظفر علی خاں ہیں کہ وہ اپنی دیرینہ ذاتی عداوت کی وجہ سے جو فرقہ احمدیہ سے ہے اس معاملہ کو بلا وجہ مذہبی عقائد کا رنگ دے کر نہایت لغو اور شرمناک پراپیگنڈا سے زمیندار کے کالم کے کالم سیاہ کر رہے ہیں۔ ایک طرف مولوی صاحب اپنی مخالفت کی وجہ یہ پیش کرتے ہیں کہ چونکہ چوہدری ظفر اللہ خاں قادیانی عقیدہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسلئے ان کا تقرر مولوی صاحب کی سمجھ کے مطابق صحیح نہیں۔ لیکن دوسری طرف مسلمانوں کے ذمہ دار لیڈروں اور ان کی سب سے بڑی جماعتوں آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس اور مسلم لیگ نے اس تقرر کو موزوں قرار دیتے ہوئے چوہدری صاحب پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے مولوی ظفر علیخاں کا اپنی وجہ مخالفت میں یہ دلیل پیش کرنا کہ چوہدری صاحب قادیانی ہیں۔ اور اسلئے وہ وائسرائے کے ایگزیکٹو کونسل کے ممبر نہیں ہو سکتے۔ نہایت بے معنی اور لغو ہے اور اس سے مولوی صاحب کی ذاتی پرخاش کے سوا اور کچھ بھی مترشح نہیں ہوتا۔

تعجب ہے کہ مولوی صاحب نے دلیل مذکور پیش کرتے وقت اتنا بھی نہیں سوچا کہ اگر ایگزیکٹو کونسل کے فرائض منصبی ہیں آخر وہ کونسی شق ہے جس کے مطابق چوہدری صاحب موصوف قادیانی عقائد کے پیروں کو فائدہ اور غیر قادیانیوں کو نقصان پہنچا سکیں گے کیا ایگزیکٹو کونسل کو مسلمانوں کے امور شرعیہ میں کسی وقت مخل ہونے کا حق حاصل ہے۔ جو مولوی صاحب کو یہ خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ چوہدری صاحب زمام ایگزیکٹو کونسلری ہاتھ میں لیتے ہی سوائے قادیانی عقیدہ

باقی صفحہ ۸ پر دیکھیں؟

کہتی ہے ہمکو خلق خدا غائبانہ کیا

جماعت احمدیہ کی قومی سیاسی اور ملی خدمات کا اعتراف غیروں کی زبانی

(۲۵)

(مرتبہ از مکرم ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر)

جن دنوں ہمارے مکرم و محترم جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے متعلق ممبر بنائے جانے کی تجویز گورنمنٹ کے زیر غور تھی۔ تو اس وقت بھی اغیار کے سینوں پر سانپ لوٹ رہے تھے۔ اور اس دفعہ انہوں نے خود تو کھل کر مخالفت نہ کی۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ اسبارہ میں ہماری مخالفت پہلے کی طرح نتیجہ خیز نہیں ہو سکے گی۔ اس لئے انہوں نے اسدفعہ اپنے ان پٹھو مسلمانوں کو آگے کیا۔ جو عام طور پر آسانی کے ساتھ ان کے آلۂ کار بن جایا کرتے تھے اور اپنے انہی مسلمان پٹھوؤں کے ذریعہ گورنمنٹ پر زور ڈلوانا شروع کیا کہ وہ فیصلہ کرتے ہوئے آنریبل سر میاں فضل حسین صاحب کی جگہ چوہدری صاحب محترم کو تعینات نہ کرے۔ کیونکہ اغیار آپ کے وجود کو اپنے قومی عزائم کی تکمیل میں بہت بڑی رکاوٹ سمجھتے تھے۔ اور ان کی موجودگی میں ان کے برسوں کے منصوبے کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے تھے۔ چنانچہ اس وقت چوہدری صاحب مکرم کے تقرر کی مخالفت میں سب سے پیش پیش اخبار زمیندار کے مالک اور ایڈیٹر اور دوسرے احراری ٹولہ کے وہ ممبر تھے۔ جنہیں احمدیت سے خدا لگتا بیر ہے۔

چنانچہ ان لوگوں نے چوہدری صاحب مکرم کے تقرر کے خلاف پوری شدت کے ساتھ آواز اٹھائی۔ اور مخالفت میں ایڑی چوٹی تک کا زور صرف کیا۔ مگر ان کے معاندانہ پروپیگنڈے سے نہ گورنمنٹ متاثر ہوئی۔ اور نہ ہی مسلم سواد اعظم پر کوئی مخالفانہ اثر ہوا۔

جس طرح چوہدری صاحب محترم کے عارضی تقرر کے وقت مسلمان اپنے اس قومی خادم کے تقرر کے دل سے خواہاں تھے۔ اسی طرح اس دفعہ بھی ان کی یہی خواہش تھی۔ کہ آنریبل سر میاں فضل حسین صاحب کی جگہ خالی ہونے پر ہمارے مکرم جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کا ہی تقرر ہو۔ چنانچہ متقدر مسلمان لیڈروں، صحافیوں قومی ورکروں اور مختلف کمیونٹیوں اور برادریوں نے جلسے کر کے زمیندار اور احرار کے غلط اور گمراہ کن پراپیگنڈے کے خلاف احتجاج کیا۔ اور اس کی مذمت میں ریزولیوشن پاس کئے۔

اور مختلف صوبوں کے بلند پایہ اور چوٹی کے اخبار والوں نے اس پر مقالے لکھے۔ اور گورنمنٹ پر زور دیا۔ کہ وہ زمیندار اور احرار کے معاندانہ اور بیہودہ پراپیگنڈے کا اثر قبول نہ کرے۔ اور بغیر کسی جھجک کے جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی تقرری کا اعلان کر دے۔ کیونکہ یہی مسلمانوں کی دلی خواہش ہے۔

احراری پروپیگنڈے کے خلاف اخبار سول۔ سیاست۔ عزیز ہند وغیرہ اخباروں اور دوسرے لوگوں نے جو کچھ لکھا تھا۔ وہ ہم کسی گذشتہ قسط میں شائع کر چکے ہیں۔

آج ہم زمیندار کے پروپیگنڈے کے خلاف جو تحریریں شائع ہوئی تھیں۔ ان میں سے نمونۃً چند ایک ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ سب سے پہلے ہم پیر علی محمد شاہ صاحب راشدی کا ایک مضمون درج کرتے ہیں۔

پیر علی محمد شاہ صاحب راشدی ایڈیٹر ستارہ سندھ سکھر

صاحب موصوف پہلے سندھ کے مشہور اخبار ستارہ سندھ کے ایڈیٹر تھے۔ اور اب سندھ آبزرور کے چیف ایڈیٹر ہیں۔ آپ گذشتہ دنوں انجمن صحافیان پاکستان کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔

"اسوقت مسلمانان ہند کے لیڈروں میں چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب ایک بڑے پایہ کے لیڈر ہیں گذشتہ چند سالوں میں انہوں نے مسلمان قوم کی اتنی بڑی خدمات کی ہیں کہ وہ جناب سر آغاخان کے دوش بدوش کھڑے ہو سکتے ہیں۔ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس اور جائنٹ کمیٹی کے موقعوں پر انہوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کا کیس ایسی قابلیت کے ساتھ پیش کیا کہ اس پر سارے انگلستان کے مدبر انگشت بدندان رہ گئے۔ سکرٹری آف سٹیٹ ہند نے چوہدری صاحب ممدوح کی قابلیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کو مبارکباد دی اور کہا کہ "آپ کا مستقبل نہایت درخشندہ نظر آتا ہے" راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے مختلف اجلاسوں میں ہندوستان کی سب قوموں کے بہترین دماغ رکھنے والے لیڈر موجود تھے۔ اور جو کچھ انہوں نے وہاں کام کیا۔ وہ آج بھی کارروائی کی کتابوں میں موجود ہے۔ اگر کوئی صاحب بنظر غائر ان کتب کو ملاحظہ فرمائیں۔ تو ان کو چوہدری صاحب کا پلہ بھاری نظر آئے گا۔ اب عنقریب سر فضل حسین کی جگہ وائسرائے ہند کی مجلس منتظمہ کی ممبری کی ایک جگہ مسلمانوں کیلئے خالی ہوگی۔ پنجاب کے اخبار "زمیندار" کی پارٹی نے چوہدری صاحب کے برخلاف ذاتی کاوشوں کی وجہ سے سخت طوفان بے تمیزی شروع کر رکھا ہے۔ اور بعض خانہ ساز انجمنوں کی طرف سے ریزولیوشن پاس کرا کے وائسرائے ہند کی طرف بھیجے جاتے ہیں۔ جن کے ذریعہ وائسرائے ہند سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ چوہدری صاحب کو ایگزیکٹو کونسل کی ممبری پر مقرر نہ کیا جائے۔ بدتمیزی اور معاملہ نافہمی کی اس لہر کو "زمیندار" پارٹی نے سندھ تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ جیسا کہ ایک تازہ اشاعت میں "زمیندار" نے لکھا ہے۔ کہ میر پور خاص سندھ میں ایک جلسہ چوہدری صاحب کے برخلاف ہوا ہے۔ لیکن جہاں تک ہم کو معلوم ہے ایسی کوئی بھی میٹنگ میر پور خاص۔ بلکہ سندھ کے کسی بھی حصے میں نہیں ہوئی۔ اور جو رپورٹ اخبار میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں میٹنگ کے متعلق کوئی بھی تفصیل نہیں دی گئی کہ وہ کس جگہ اور کس کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کتنے اشخاص اس میں شامل ہوئے اور اس تجویز کی تحریک دوست ایسے کن اصحاب نے کی۔ اس کے علاوہ اگر یہ میٹنگ سندھ میں منعقد ہوتی تو لازمی طور پر پہلے اس کی کارروائی سندھ کے کسی اخبار میں چھپتی۔ بہرحال خدا کے فضل سے سندھ کے مسلمان ابھی تک اس قدر عاقبت نااندیش نہیں ہوئے کہ وہ پنجابی بھائیوں کی ایک خاص پارٹی کی ایسی حالت میں تائید کریں۔ خصوصاً جبکہ وہ لوگ محض پارٹی بازی اور ذاتی کاوشوں کی بناء پر ایک متقدر اور نہایت کارآمد لیڈر کی مخالفت کر رہی ہو۔

چوہدری ظفر اللہ خاں کے خلاف صرف ایک بات پیش کی جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ قادیانی جماعت کے ایک فرد ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی کسی خاص جماعت سے کسی خاص شخص کا تعلق رکھنا اسکو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بننے سے روک نہیں سکتا۔ بشرطیکہ اس میں دوسری قابلیتیں۔ اور مسلمان قوم کے لئے ہمدردی موجود ہو۔ اگر مذہبی اعتقادات اور فرقہ بندی کی رو سے ایسی ذمہ داری کے منصب تقسیم کئے جانے لگے۔ تو یہ مسلمانوں کی انتہائی بدقسمتی ہوگی۔ کیونکہ مسلم قوم کے بہتر ۷۲ فرقے ہی اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور ایک فرقہ تمام دوسرے فرقوں کی مخالفت کرے گا۔ اور نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں نکلے گا کہ مسلمان آپس میں لڑتے رہیں گے۔ اور فائدہ دوسری قومیں اٹھائیں گی چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی مذہبیت کا توازن دوسرے لیڈروں کی مذہبیت سے کرنا نامناسب ہوگا کیونکہ ایسا کرنے سے کئی ایک متقدر مسلمان لیڈروں کے متعلق بھی بعض ناگوار باتیں کرنی پڑیں گی۔ پس اس بحث کو یہاں ہی ختم کرتے ہوئے ہم سندھ کے مسلمانوں کی طرف سے ہندوستان کے وائسرائے کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ سر فضل حسین کی جگہ چوہدری ظفر اللہ خاں کا تقرر ہندوستان کے عام مسلمانوں کے لئے پسندیدگی کا باعث ہوگا"

(ستارہ سندھ سکھر ۱۳ اگست ۱۹۳۴ء)

ایڈیٹر صاحب اخبار قومیت لاہور

نے لکھا کہ:۔

"وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل سے میاں سر فضل حسین صاحب عنقریب ریٹائرڈ ہو رہے ہیں۔ اور سرکاری حلقوں میں یہ خبر بڑے وثوق سے بیان کی جاتی ہے کہ ان کی جگہ حکومت چوہدری ظفر اللہ خاں بیرسٹرایٹ لاء کا تقرر عمل میں لانے والی ہے۔ جو موجودہ حالت میں اس کے نزدیک ہر طرح سے قابل و موزوں ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ میاں صاحب موصوف کی رائے بھی چوہدری صاحب ہی کے حق میں ہے مسلمانان ہند کے سمجھدار طبقہ نے بحیثیت مجموعی حکومت کے اس ارادہ کو بنظر استحسان دیکھا ہے لیکن مولوی ظفر علی خاں ہیں کہ وہ اپنی دیرینہ ذاتی عداوت کی وجہ سے جو فرقہ احمدیہ سے ہے اس معاملہ کو بلاوجہ مذہبی عقائد کا رنگ دے کر نہایت لغو اور شرمناک پراپیگنڈا سے زمیندار کے کالم کے کالم سیاہ کر رہے ہیں۔ ایک طرف مولوی صاحب اپنی مخالفت کی وجہ یہ پیش کرتے ہیں کہ چونکہ چوہدری ظفر اللہ خاں قادیانی عقیدہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسلئے ان کا تقرر مولوی صاحب کی سمجھ کے مطابق صحیح نہیں۔ لیکن دوسری طرف مسلمانوں کے ذمہ دار لیڈروں اور ان کی سب سے بڑی جماعتوں آل انڈیا مسلم لیگ کانفرنس اور مسلم لیگ نے اس تقرر کو موزوں قرار دیتے ہوئے چوہدری صاحب پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ مولوی ظفر علیخاں کا اپنی وجہ مخالفت میں یہ دلیل پیش کرنا کہ چوہدری صاحب قادیانی ہیں۔ اور اسلئے وہ وائسرائے کے ایگزیکٹو کونسل کے ممبر نہیں ہو سکتے۔ نہایت بے معنی اور لغو ہے۔ اور اس سے مولوی صاحب کی ذاتی پرخاش کے سوا اور کچھ بھی مترشح نہیں ہوتا۔

تعجب ہے کہ مولوی صاحب نے دلیل مذکور پیش کرتے وقت اتنا بھی نہیں سوچا کہ اگر ایگزیکٹو کونسل کے فرائض منصبی میں آخر وہ کونسی شق ہے جس کے مطابق چوہدری صاحب موصوف قادیانی عقائد کے پیروں کو فائدہ اور غیر قادیانیوں کو نقصان پہنچا سکیں گے کیا ایگزیکٹو کونسل کو مسلمانوں کے امور شرعیہ میں کسی وقت مخل ہونے کا حق حاصل ہے۔ جو مولوی صاحب کو یہ خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ چوہدری صاحب نامزد ایگزیکٹو کونسلری ہاتھ میں لیتے ہی سوائے قادیانی عقیدہ

باقی صفحہ ۸ پر دیکھو)

نماز ہمارے لئے کیوں ضروری ہے؟

(از مکرم مولوی غلام احمدؐ صاحب بدو ملہوی)

۲۹ فروری کو ساڑھے بارہ بجے مجلس ارشاد کے زیر اہتمام مولوی غلام احمدؐ صاحب فاضل بدو ملہوی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج نے "نماز ہمارے لئے کیوں ضروری ہے" کے موضوع پر تعلیم الاسلام کالج میں تقریر فرمائی۔ صدارت کے فرائض مکرم مرزا ناصر احمدؐ صاحب ایم۔ اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے سرانجام دیئے۔ موضوع کی اہمیت کے پیش نظر آپ کی تقریر کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے

یہ ایک ایسا سوال ہے۔ جو زیادہ تر ان لوگوں کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ جو نماز کی فرضیت کے تو قائل ہیں مگر اس کی حقیقت سے بکلی غافل ہیں۔ یا پھر وہ نماز کو محض ظاہری اتحاد و اجتماع کا ایک ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں۔ کہ ابتدائے اسلام میں لوگوں کو احکام سنانے اور انہیں قومی و ملکی ضروریات سے واقف کرنے کے لئے اکٹھا کرنے کی ضرورت تھی۔ اور انہیں دنیاوی معروفیات بھی اس قدر نہ تھیں۔ قریباً فارغ تھے۔ اس لئے بار بار جمع کرکے مسائل سمجھانے کے لئے نماز فرض کر دی گئی۔ اور اس کا عادی بنایا گیا۔ کہ چھوٹے بڑے کو ایک جا جمع کرکے باہم متحد کیا جاوے۔ اور چونکہ آج کل قومی و ملکی ضروریات کے سمجھنے کے لئے کتابیں و اخبارات اور ٹریکٹ اور علوم جدیدہ کی کثرت ہے۔ اور لوگ دنیاوی علوم میں ترقی کر گئے ہیں۔ اور معاشیات وغیرہ امور میں منہمک زیادہ ہیں۔ اس لئے نمازوں کی ضرورت نہیں رہی۔ بوڑھا ہونے پر یہ کام کر لیا جائے۔ یا دنیاوی کام کاج سے گونہ فراغت ہو۔ تو اس طرف توجہ کر لی جاوے۔ وبس۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایسے لوگ نہ خود نماز کے عادی ہوتے ہیں۔ نہ اپنی اولاد کو نماز کا عادی بناتے ہیں۔ اور اب نوبت بایں جا رسید کہ تعلیمیافتہ لوگ نماز کے تارک زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔

اس سوال کے مختلف جوابات دیئے جا سکتے ہیں مثلاً

(۱) کبھی تو یہ جواب بھی کافی ہوگا۔ کہ نماز اس لئے ضروری ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا حکم ہے۔ کہ اے مومنو! تم نماز قائم کیا کرو۔ اور مشرکوں سے نہ ہو جاؤ۔ یہ جواب ایسے شخص کے لئے کافی ہے۔ جسے خدا تعالےٰ کے وجود پر یقین ہے۔ اسکی محبت کا چراغ اس دل میں روشن ہے۔ جو اپنے آپ کو خدا کا محتاج سمجھتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کو اپنا محسن گردانتا ہے۔

(۲) اور کبھی اس سوال کا یہ جواب بھی کافی ہوگا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جن کے متعلق ہم مسلمانوں کا ایمان و یقین ہے۔ کہ وہ تمام نبیوں سے افضل ہیں۔ وہ خدا کے حبیب ہیں۔ وہ لولاک لما خلقت الافلاک کی شان رکھتے ہیں۔ ان کا یہ حکم ہے۔ کہ اے میرے ماننے والو۔ میری امت کہلانے والو۔ میرا کلمہ پڑھنے والو۔ میری محبت کا دم بھرنے والو۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔ کہ تم نماز کو نہ چھوڑنا۔ اسے تمام شرائط کے ساتھ بجا لاتے رہنا۔ کیونکہ ؎

روز محشر کہ جاں گداز بود — اولیں پرسش از نماز بود

کہ قیامت کے دن جب تمام مخلوق خدا تعالےٰ کے حضور حاضر ہوگی۔ اس دن پہلا سوال نماز کے متعلق ہوگا۔ کہ تم نے نماز سے اپنی وابستگی کیسی رکھی ہے؟

(۳) اس سوال کا ایک جواب یہ بھی دیا جا سکتا ہے کہ مذہب اسلام جس کے ہم نام لیوا ہیں۔ جس کی طرف ہم خود کو بڑے فخر کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ اس مقدس مذہب کے اولین متبعین نے اپنے خون سے اس کی آبیاری کی۔ وہ خدا کے پیارے اسی نماز کے عادی تھے۔ یہی نماز ان کی گھٹی میں رچی ہوئی تھی۔ اسی نماز کے ذریعہ وہ ہر مشکل میں کامیابی حاصل کرتے رہے

ان تینوں جذباتی مگر تجرباتی جوابات کے بعد میں وہ جوابات پیش کرتا ہوں۔ جو عقلی طور پر یا مادی رنگ میں دیئے جا سکتے ہیں۔

(۴) چوتھا جواب اس سوال کا کہ "ہمیں نماز پڑھنا کیوں ضروری ہے۔" یہ ہے کہ نماز ہماری روح کی بالیدگی کا باعث ہے۔ نماز سے ہم روحانی تاب و توانائی حاصل کرتے ہیں۔ گویا نماز ہماری روحانی غذا ہے۔

اب میں اصل جواب کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراتے ہوئے عرض کرتا ہوں۔ کہ جس خدا نے ہمارا جسم بنایا۔ اور اس کی طاقت و مضبوطی کے لئے غذا بنائی جسے ہم کھا کر توانائی حاصل کریں۔ اس خدا نے ہماری روح کی طاقت و مضبوطی کا بھی ضرور سامان کیا ہے۔ یہ کیسے ممکن تھا۔ کہ رحمان و رحیم آقا ہمارے فانی جسم کی طاقت و مضبوطی کے لئے سینکڑوں ہزاروں قسم کے سامان تو پیدا کر دیتا۔ مگر باقی و غیر فانی چیز روح کے لئے کوئی سامان پیدا نہ کرتا۔ جس سے وہ روح طاقت و توانائی حاصل کرے۔ سوچنا چاہیئے کہ اس احکم الحاکمین ارحم الراحمین خدا تعالےٰ نے ہماری روح کی غذا کا سامان بھی کر دیا ہے۔ اور وہ روحانی غذا کے سامان بھی سینکڑوں ہزاروں قسم کے ہیں۔ جس سے ہماری روح طاقت حاصل کرتی اور اپنے مقصد حیات کو پانے کی کوشش کرتی ہے۔ ان غذاؤں میں سے بہترین غذا نماز ہے۔ جس سے بڑھ کر اور کوئی غذا نہیں ہے۔

جائے غور ہے کہ جب ہم اپنے جسم کی صحت و توانائی کی خاطر عمدہ غذا حاصل کرنے کی فکر میں غلطاں و پیچاں ہیں۔ حالانکہ ہمیں یقین ہے۔ اور روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔ کہ جسم انسانی مٹی میں دفن کیا جاتا اور کیڑوں کی خوراک بنتا ہے۔ گویا وہ قطعی فانی چیز ہے۔ تو ہم اپنی روح کی خاطر عمدہ غذا کی فکر میں کیوں کوشاں نہ ہوں۔ جبکہ ہمارا اعتقاد بھی ہو۔ کہ ہماری روح غیر فانی ہے۔ اور اسی کو خدا تعالیٰ نے اپنی صفات کا عرفان حاصل کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں ایک حدیث میں اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپؐ نے ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا۔ کہ بتاؤ اگر تمہارے گھر کے دروازے سے مصفا پانی کی نہر گذرتی ہو۔ جس میں تمہیں ہر روز غسل کرنے کا موقعہ ملے۔ تو کیا تمہارے جسم پر کوئی ناپاکی و گندگی یا میل رہ سکے گی۔ صحابہ کرام رضؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہرگز نہیں رہ سکے گی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ پانچ نمازوں کی یہی مثال ہے۔ جو شخص پانچ وقت خدا تعالےٰ کے دربار میں حاضر ہو کر اس کی صفات کا ذکر کرتا۔ اپنی عاجزی کا اعتراف کرتا۔ اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا۔ اپنی روح کی صفائی طلب کرتا ہے۔ اس کے دل میں گندگی کہاں رہ سکتی ہے؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس مثال میں جہاں نمازوں کی ضرورت و اہمیت اور اعلیٰ نتائج پر روشنی ڈالی ہے۔ وہاں نماز کے صحیح طور پر پڑھنے کی توجہ بھی دلائی ہے۔ کیونکہ جس طرح ایک شخص جسمانی صفائی و خوبصورتی حاصل کرنے کے لئے بعض قسم کے اہتمام اور رکھ رکھاؤ کرتا ہے۔ تب اپنا مقصد حاصل کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح نماز سے اپنی روح کی صفائی و پاکیزگی کا طالب بھی جب تک نماز کے لئے خاص قسم کے اہتمام اور رکھ رکھاؤ کا خیال نہ رکھے گا۔ وہ ہرگز اپنا مطلب حاصل نہیں کر سکے گا۔

اس حقیقت کے پیش نظر سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ جو لوگ بظاہر نماز پڑھتے ہیں۔ مگر نماز سے وہ فوائد حاصل نہیں کرتے جو حاصل کرنے چاہئیں۔ یا جو نتائج لازمی ہیں۔ ان نتائج کو وہ اپنی روح اور اپنے قلب میں نہیں پاتے۔ تو وہ سمجھ لیں۔ کہ جو نماز خدا تعالےٰ ادا کرنے کا حکم دیتا ہے۔ یا جس نماز کی تلقین اس ہادی برحق نے کی ہے وہ نماز ہم سے ادا نہیں ہو رہی۔ یہی وجہ ہے کہ ہم فوائد و نتائج سے محروم ہیں۔

اس سوال کا چھٹا جواب یہ بھی دیا جا سکتا ہے۔ کہ نماز سے ہماری روح کو تسکین اور ہمارے قلب کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ یہ تسکین و اطمینان کئی پہلوؤں سے ہے۔ اول وضوء سے کیونکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ جب خیالات کا اجتماع ایک چیز پر ہو جاتا ہے۔ تو اس کے مختلف حصوں سے جہاں اعصاب کے سرے ختم ہوتے ہیں۔ (Nerves ends) اسی کی طاقت ضائع ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور خیالات میں پراگندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر پانی کا چھینٹا دیا جائے۔ تو اعصاب کو سکون حاصل ہو کر خیالات مجتمع ہو جاتے ہیں۔" گویا وضو کے ذریعہ خیالات کے انتشار کو روک کر ایک گونہ ذہنی سکون کا سامان کیا گیا ہے۔

دوئم۔ نماز والی جگہ پر کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہہ دینے کے بعد اس کے لئے فرحت و خوشی کا سامان ہے۔ کیونکہ ایک نمازی گویا "خدا تعالےٰ کے سامنے حاضر ہو جاتا ہے۔ وہ کسی سے بات نہیں کرتا۔ ادھر ادھر جھانکنا منع ہو جاتا ہے۔ گویا نماز پڑھنے والا کلی طور پر عبادت میں محو ہو جاتا ہے۔ دوسرے کے سلام کا بھی جواب نہیں دے سکتا۔ غرض اللہ اکبر کہہ دینے کے ساتھ ہی نمازی کو یہ احساس ہونا چاہیئے۔ کہ میں خدا تعالےٰ کے حضور کھڑا ہوں۔ اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی اسے یکسوئی۔ اللہ تعالےٰ کے حضور حاضر ہونے کی وجہ سے عرض معروض کر لینے کا موقع مل جانے پر فرحت اور طبیعت میں ایک گونہ خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ الاحسان ان تعبد اللّٰہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ یعنی عمدہ عبادت اور اعلیٰ درجہ کی نیکی یہ ہے۔ کہ تو خدا تعالےٰ کی عبادت اس احساس و یقین کے ساتھ بجا لائے۔ کہ گویا تو اسے اپنے سامنے دیکھ رہا ہے۔ اور اس کے جمال کا نظارہ کر رہا ہے۔ لیکن اگر تو جہت خداوندی میں ابتدائی مرحلہ پر ہے۔ تو کم از کم یہ احساس تیرے دل میں ضرور ہونا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کی نظر مجھ پر پڑ رہی ہے۔ اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

ایک نمازی جب انتہائی عجز و نیاز سے خدا تعالیٰ کی صفات بیان کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کا کلام خلوص و محبت سے پڑھتا ہے۔ رکوع و سجود میں اس کے حضور دعائیں کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے حبیب اپنے آقا و مولیٰ پر صلوٰت پڑھتا ہے۔ مومن بندوں کے حق میں بلندی درجات کی دعا کرتا ہے۔ اور اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے کمزوریوں کوتاہیوں کے معاف کئے جانے اور بہتر سے بہتر رہنمائی اور توفیق حاصل کرنے کی دعا کرتا ہے۔ تو اس کے دل کو کمال لذت ملتی ہے۔ اور بہت بڑی تسکین و راحت حاصل ہوتی ہے۔ انہی مذکورہ بالا بلکہ اس سے بھی زیادہ بابرکت امور اور لذات روحانیہ کی وجہ سے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ "قرۃ عینی فی الصلوٰۃ" یعنی مجھے تو اپنے دل کا سرور۔ اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک اپنی روحانی لذت نماز میں ہی نظر آتی ہے۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد

اس سوال کا ساتواں جواب یہ بھی ہے۔ کہ اسلامی نماز لقاء الٰہی کا باعث ہے۔ یعنی انسانی غرض پیدائش اس سے حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنی خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ میں نے انسانوں کو اس غرض و مقصد کے لئے پیدا کیا ہے۔ کہ وہ میری معرفت حاصل کریں۔ میں ان کا مطلوب ہوں۔ میری طرف متوجہ ہوں۔

(باقی دیکھو صـ۷ پر)

تحریک جدید کے دفتر اوّل کے اٹھارہویں سال کا چندہ پیشگی

ادا کرنے والے مجاہد

تحریک جدید کے جہادِ کبیر میں حصہ لینے والے وہ احباب بھی ہیں۔ جنہوں نے ۱۹۴۵ء یعنی گیارہویں سال کے شروع ہونے پر یا اس کے بعد میں انیس انیس سال کا چندہ تحریک جدید پیشگی داخل کر دیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق جب حضور نئے سال کی تحریک فرماتے۔ تو ایسے دوستوں کی رقوم نئے سال کی تحریک والے دن پیش کی جاتی تھیں۔ چنانچہ اب ۳۰ نومبر ۱۹۵۱ء کو جو حضور نے تحریک فرمائی۔ اس دن اٹھارہویں سال کی رقم پیشگی دینے والوں کی حضور میں پیش کرتے ہوئے دعا کی عرض کی۔ اور اب وہ فہرست شائع کی جا رہی ہے۔

اس کے علاوہ ۵ اکتوبر اور ۳۰ نومبر ۱۹۵۱ء تک یعنی اٹھارہویں سال کی تحریک والے دن تک جن دوستوں نے سال ۱۸ کا چندہ پیشگی داخل کیا تھا۔ ان کے نام بھی اس دن پیش حضور معہ رقم کئے گئے تھے۔

چوہدری غلام حسین صاحب ساکن مومن کے گوجرانوالہ ۴۵/-
اہلیہ صاحبہ " " " ۵/۲
چوہدری غلام حسین صاحب سفید پوش محلہ دارالفضل قادیان ۸۲/-
" " مخاب والدہ صاحبہ " " ۵۵/-
" " اہلیہ صاحبہ " " ۵۵/-
الحاج عبد اللطیف نور محمد صاحب بغداد ۷۰۰/-/-
شیخ غلام جیلانی صاحب درویش قادیان آف حضرو ۲۰۰/-
اہلیہ صاحبہ شیخ غلام جیلانی صاحب درویش قادیان " ۶/-/-
میجر سید حبیب اللہ شاہ صاحب لاہور ۱۲۰/-/-
سکینہ بی بی صاحبہ ہمشیرہ آنریبل چوہدری ظفر اللہ خان صاحب قادیان ۴۶/۸/-
میاں گلاب دین صاحب سیالکوٹ ۵/۱۴
سید محمد حسین شاہ صاحب نور قانگوئی " ۱۷/-
اہلیہ صاحبہ فضل خانصاحب کھوکھر دوال گورداسپور ۵/۳
شیخ عطاء اللہ صاحب پنشنر مرحوم محلہ دارالبرکات قادیان ۵/۶
شیخ ذکاء اللہ صاحب پسر " " " ۵/۶/-
اہلیہ صاحبہ اول شیخ غلام محمد صاحب مرید کے ۵/۴/-
" " ثانی " " ۵/۴/-
حوالدار کلرک سید مبارک احمد صاحب انہا کمپنٹ ۵/۸/-
سید منصور احمد صاحب مرحوم آف بھوپال ۶/۷/-
منشی خدایار صاحب سرگودھا ۹/۴/-
میاں امیر الدین صاحب سلہٹ آسام حال لاہور ۱۴/۸
چوہدری محمد عالم صاحب چک ۳۳ جنوبی ۵/۸
قریشی فضل حق صاحب سیکھواں متصل قادیان ۵/۳
شلو حسن صاحب رہتاسی مرحوم قادیانی ۱۷/۴
حکیم مولوی قطب الدین صاحب مرحوم " ۱۰/۴
سعادت احمد صاحب ٹانگا افریقہ ۶/۱
امۃ اللطیف صاحبہ ٹانگا افریقہ ۶/۱
والدہ صاحبہ عبد الکریم ڈار " ۶/-
پسر " " " ۶/-
ڈاکٹر ایم۔ اے عامر صاحب امرتسر ۲۰/-/-
ملک حبیب اللہ صاحب انبالہ ۱۴/-
مرزا عبد الخالق صاحب بارہ مولا کشمیر ۱۵/-
میاں مولا بخش صاحب باورچی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان ۱۸/-/-

میاں خان صاحب سید اگوں گجرات ۸/۱/۶
" قطب الدین صاحب بیاں متصل قادیان ۶/۴
صوفی نبی بخش صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۶/۶/-
میاں محمد اسحٰق صاحب انبالہ چھاؤنی ۸/۶/-
چوہدری جیوا خان صاحب سرہند ریاست پٹیالہ ۱۵/۴
ماسٹر سراج دین صاحب انبالہ چھاؤنی ۱۵/۳/-
خواجہ ظہور احمد صاحب امرتسر ۳۰/-
والدہ صاحبہ سید مسعود احمد شاہ صاحب منٹگمری ۱۲/-
بھائی علی بن مولوی عبد القادر صاحب کلکتہ ۶۴/-
بابو عبد الرحیم صاحب گوجرانوالہ ۵۲/۵
حوالدار فضل الدین صاحب چک ۲۶۷ ۱۴/-
خان عبد الحفیظ خان صاحب ویرووال امرتسر حال ربوہ ۷/۳/-
شیخ محمد عبد اللہ صاحب بھدرک۔ اڑیسہ ۷/۴/
بابا محمد الدین صاحب۔ ولد محمد عبد اللہ صاحب ۷/۱۲
روشنہ بی بی صاحبہ اہلیہ سید عبد الحلیم صاحب سونگڑہ۔ اڑیسہ ۱۷/-
نواب خان صاحب فتح پور گجرات ۵/۱
میاں فضل محمد صاحب ہرسیاں والے قادیان ۱۴/۲
نذیر احمد صاحب کرتو۔ شیخوپورہ ۱۷/۸
خانصاحب میاں محمد یوسف خان صاحب پرائیویٹ سیکرٹری ۲۰۰/-
پروفیسر مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے بھاگلپوری حال ربوہ ۶/-/-
امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ محمد شفیع صاحب ربوہ ۲۲/-
سردار النساء صاحبہ ربوہ ۵/۷/-
آمنہ بی بی عرف جیمی مرحومہ دارالرحمت قادیان ۵/۵/-
حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد عظیم صاحب محلہ دارالرحمت قادیان ۵/۱/-
بیگم بی بی صاحبہ اہلیہ مستری محمد صلاح الدین صاحب دارالفضل قادیان ۵/۱۰/-
سکینہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ ۷/۵/-
ڈاکٹر بشیر محمد صاحب عباسی سیالکوٹ چھاؤنی ۵/۴/-
چوہدری محمد ابراہیم صاحب لیسرود ۱۰/۹/-

ڈاکٹر فضل کریم صاحب قادیانی ظفر گڑھ ۲۶/-
اللہ رکھا صاحب درویش گھٹیالیاں ۶/۶/-
شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت ایڈووکیٹ لاہور ۶۱/-
سید عبد المنان شاہ صاحب شاہ مسکین ۶/۱
ظہور احمد خان صاحب ناصر محلہ کابھٹیاں ۱۰/۲
چوہدری رحمت خان صاحب کوٹ مومن ۸/-
اہلیہ صاحبہ " " ۸/-/-
ملک اللہ رکھا صاحب کنجاہ ۵/۱/-
بابو اللہ بخش صاحب امیر جماعت راولپنڈی ۱۴۰/-
اہلیہ مرزا بشیر احمد صاحب چغتائی " ۵/ روپیہ اٹھارہویں میں مزید اضافہ کیا ۶/۸/-
قریشی احمد شفیع صاحب میانوالی ۱۰/۴/-
مولوی معین الدین صاحب مردان ۲۹/-/-
صوفی عبد الرحمٰن صاحب کراچی ۱۹۵۱ء میں ۲/- روپیہ مزید ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے ۱۸/۸/-
چوہدری عبد الرحمٰن صاحب کوٹ احمدیاں سندھ ۳۱/-
رحمت علی صاحب طالب آباد سندھ ۱۲/۱۲/
سید بشیر احمد صاحب لائل پور ۱۰۰/-/-
بابو غلام حسن خان صاحب سالٹر ملتان ۴۸/-
غلام نبی صاحب چک ۱۶۶ نہر مراد ۶/۲/-
بابو محمد رمضان صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر گجرات ۱۷/۳/-
مخدوم نذیر احمد صاحب ریزیڈنٹ مرچنٹ لاہور ۸۹/-
حاجی تاج محمود صاحب چنیوٹ ۱۶/-/-

میاں نور حسن صاحب شیخ پور گجرات ۶/۸/-
" نور الدین صاحب دھاڑوالیہ گولیکی گجرات ۱۰/۱۱/-
منشی حاجی محمد صاحب پنشنر چوڑی ڈنگہ گجرات ۱۱۳/-

چوہدری صاحب کی پنشن تو آج کل مددگار کارکن جو تنخواہ لے رہا ہے اس کا نصف ہی ہوگی۔ مگر ان کی خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی قریباً پنشن سے پانچ گنا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ...... کہ جو دوست یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ان کی قربانی کم ہے۔ وہ اب اس میں اضافہ کر کے دے سکتے ہیں۔ جیسا کہ چوہدری غلام حسین صاحب سفید پوش، میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری ہر سال اپنی رقم میں مزید اضافہ کر کے ادا کرتے ہیں۔ پس اس سے دوسری میری غرض یہ بھی ہے۔ کہ جن کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرماتے۔ وہ اضافہ کر دیں کیونکہ تحریک جدید مالی لحاظ سے نہایت خطرناک دور سے گذر رہی ہے۔ ایسے وقت تعاون کر کے تحریک جدید کی مالی جڑوں کو مضبوط کرنا ہر مومن اور مخلص احمدی کا فرض ہے۔ حضور فرماتے ہیں ؎

مصیبتوں میں تعاون نہیں تو کچھ بھی نہیں
جو غم شریک نہیں غمگسار کیسے ہیں!

پس تحریک جدید کے مجاہد خاص اضافوں سے امداد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید)

احبابِ جماعت کی خدمت میں گذارش

میرے ناناجان چوہدری نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس آج کل کراچی میں فالج اور دمہ کے شدید حملوں کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ آپ کی ذات سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ کہ جو حضور نے آپ کے والد میاں محمد بخش صاحب کی احمدیت سے شدید مخالفت کی بناء پر فرمائی تھی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میاں محمد بخش صاحب کا لڑکا میرے پیروؤں میں شامل ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ناناجان کو احمدیت قبول کر کے حضور علیہ السلام کے غلاموں میں شریک ہونے کی توفیق بخشی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور بعد ازاں خدا تعالیٰ نے آپ کو حضرت امیر المومنین کی ہر تحریک میں سرگرم حصہ لینے کی توفیق بخشی حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے اس پیشگوئی کا ذکر اپنی کتاب "سیرت المہدی" میں کیا ہے۔

احباب جماعت سے میں درد مندانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ناناجان کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اُن کو پیرانہ سالی میں اس بیماری سے بکلی نجات دے۔ اور دوسرے غموم و ہموم سے بھی نجات دلائے۔ آمین۔ تاکہ وہ دین کی وہ خدمت بجا لاسکیں۔ جس کے لئے وہ بے قرار ہیں۔ (خاکسار قریشی فصیح الدین جمیل)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد صاحب محمد ابراہیم احمد نگر میں عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب اُن کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (بشیر احمد ربوہ محلہ الف مہاجر قادیانی)

(۲) مڈل اور میٹرک کے امتحانات شروع ہیں۔ احباب ان تمام بچیوں کے لئے جو ان امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو کامیابی عطا فرمائے اور دین کا خادم بنائے (۳) چوہدری حبیب اللہ صاحب جو چوہدری حاکم علی صاحب سکنہ چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا کے پوتے ہیں۔ اور سید بشیر احمد صاحب خلف سید ... صاحب مرحوم صحابی وجعہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (چوہدری محمد شریف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فیروز والہ)

نماز ہمارے لئے کیوں ضروری ہے؟

(بقیہ صفحہ ۵)

میری طرف آئیں۔ اور مجھے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ تمام بانیانِ مذاہب نے اپنے اپنے وقت میں اپنی قوم کو اسی بات کی تلقین کی ہے۔ کہ اے لوگو۔ خدا کی طرف آؤ۔ اس کی طرف متوجہ ہو۔ اس کو حاصل کرو۔ اس کی صفات کو اپنے اندر جذب کرو۔ اس کے نور سے منور ہو جاؤ۔

جب ہم تنہائی میں بیٹھ کر اپنے دل کی گہرائیوں سے اپنی پیدائش کا مقصد معلوم کرنا چاہیں۔ تو ہماری فطرت سلیمہ اپنی اندرونی محبت الٰہی کی چنگاری کی بنا پر جو روزِ ازل سے ہمارے اندر رکھی گئی ہے۔ یہی جواب دیگی۔ کہ میں کسی مطلوب کی تلاش میں ہوں۔ ہم دنیا میں اپنی اس فطرتی آواز کی بناء پر اپنے گردو پیش یہ نظارے دیکھتے ہیں۔ کہ کوئی شخص اس اندرونی تڑپ کو پورا کرنے کے لئے آگ کی پوجا کر رہا ہے۔ کوئی سورج کو دیوتا سمجھ کر اس کے آگے سمادھی لگائے ہوئے ہے۔ کوئی جنگل اور ویرانے میں یا ھو کر کے اپنی پیاس بجھا رہا ہے۔ کوئی مندر میں گھڑیال کے شور سے اپنے دل کو تسلی دیتا ہے۔ کہ میری روح شاید اسی طرح اسی طرح عالمِ بالا کی طرف پرواز کر سکے۔ کوئی مسجد میں اپنی جبینِ نیاز کو رگڑ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک مناجات میں خداتعالے کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ؎

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
جس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

الغرض فطرت کی اس آواز کی بناء پر مجبور ہو کر لوگوں نے اس محبوب ازلی کو حاصل کرنے کے لئے کئی راستے اور کئی طریق تجویز کر رکھے ہیں۔ ہمارے سید و مولیٰ سرور کائنات محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے سفلی زندگی میں گھرے ہوئے لوگو۔ اے مادی دنیا میں جکڑے ہوئے لوگو۔ تم اگر خداتعالےٰ کو پانا چاہتے ہو۔ اگر تم اس العلیّ العظیم ہستی کی طرف عروج کرنا چاہتے ہو۔ تو فقط یہی صورت ہے۔ کہ تم نماز ادا کیا کرو۔ کیونکہ الصلوٰۃ معراج المومنین۔ یعنی نماز جو تمام شروط کے ساتھ ادا کی جاوے۔ وہی ان کے عالم بالا میں جانے کے لئے سیڑھی کا کام دیتی ہے۔ جیسے کسی اونچی جگہ پر بغیر کسی سیڑھی کے پہنچنا مشکل ہے۔ ویسے ہی خداتعالیٰ جیسی بلند و بالا ہستی کے حضور بجز نماز کے پہنچنا مشکل ہے۔ نمازیں پڑھو پوری شرطوں سے ادا کرو۔ پھر دیکھو تم خداتعالےٰ کو پالوگے۔ اپنے مقصد زندگی کو حاصل کرلوگے۔ ورنہ اس کے بغیر ناممکن ہے۔ کہ تم اس مطلوب حقیقی کو پاسکو۔ اسی وجہ سے ایک اور حدیث میں فرمایا۔ فرق بین المومن والکافر الصلوٰۃ۔ ایک مومن اور کافر کے درمیان نماز ہی فرق کا باعث ہے۔ مومن کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ میں نے خداتعالےٰ کے حضور جانا ہے۔ میں نے اپنے معبود کو پانا ہے۔ میں نے اپنے محبوب کو ملنا ہے۔ پس اس لئے وہ اس کو ملنے کے لئے جدوجہد کرتا ہے۔ اس کی بتائی ہوئی راہوں اور طریق پر چلتا ہے۔ اور ان تمام راستوں میں بہتر خداتعالےٰ کا اپنا بتایا ہوا راستہ نماز ہے۔ جو اسکو اختیار کرتا ہے۔ وہ اپنے دعویٰ ایمان میں سچا ہے۔ اور جو دعویٰ کرتا ہے۔ کہ میں نے خدا کو ملنا ہے۔ مگر اس کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتا۔ خداتعالےٰ کے بتائے ہوئے طریق کو اپنانا نہیں ہے۔ تو گویا وہ عمل سے اپنے معبود کا انکار کر رہا ہے۔ اس کا دعویٰ محبت الٰہی کا قابل پذیرائی نہیں ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں صحیح رنگ میں نماز ادا کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے مختلف صیغہ جات میں میٹرک یا مولوی فاضل محررین کی ضرورت ہے ایسے نوجوان جو مستقل طور پر خدمت سلسلہ کا شوق رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ۲۰ مارچ تک ناظر بیت المال ربوہ کے نام ارسال فرمائیں۔ امتحان و انٹرویو کے ملئے انہیں بعد میں بلایا جائے گا۔ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ کی خالی آسامیاں کمیشن کے منتخب کردہ امیدواروں سے پُر کی جائیں گی۔ جنہیں ایک سالہ امتحانی زمانہ میں ۵۰/ روپے تنخواہ اور ۱۰/ روپے مہنگائی الاؤنس بطور ٹریننگ الاؤنس ملے گا۔ تسلی بخش کام کرنے کی صورت میں افسر صیغہ کی سفارش پر ۵۰-۳-۸۰ گریڈ میں مستقل ہو سکیں گے۔ (۱) نام امیدوار مع مکمل ایڈریس (۲) ولدیت (۳) قومیت (۴) تعلیمی قابلیت مع نقل سرٹیفکیٹ (۵) تاریخ پیدائش مع حوالہ سند (۶) سابقہ تجربہ (بصورت ملازمت اگر ہو) (۷) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ (۸) سابقہ چال چلن دیانت۔ اخلاص۔ اخلاقی اور دینی حالت کے متعلق امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق (۹) متفرق قابل ذکر امور۔ (۱۰) بزرگان سلسلہ کی سفارش۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا

میری بھانجی سکینہ بیگم اہلیہ کیپٹن عبدالحمید صاحب ابھی تک جانکی دیوی جمعیت سنگھ ہسپتال واقعہ ایبٹ روڈ میں زیر علاج ہیں احباب سلسلہ سے التجا ہے کہ عزیزہ سکینہ بیگم کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفےٰ لاہور)

ایجنٹ اصحاب

کی خدمت میں بل ماہِ فروری ۱۹۵۲ء بھجوائے جا چکے ہیں۔ براہِ مہربانی ۵ تاریخ تک ادا فرما کر تعاون کا ثبوت دیں۔ اگر ۱۰ مارچ ۵۲ء دفتر ہذا میں رقم نہ پہنچی۔ تو بنڈل سپلائی کرنے سے دفتر ہذا معذور ہوگا۔

خریدار اصحاب (بذریعہ ایجنسی) تسلی فرمالیں کہ ان کے ایجنٹ نے رقم میعاد سے قبل بھجوا دی ہے۔ تاکہ بصورت عدم ادائیگی پرچہ نہ رک جائے۔ اور اُن کی پریشانی کا موجب نہ ہو۔ (منیجر)

ولادت

چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بہلول پوری ریڈر سب جج لائلپور کے ہاں ۱۶ فروری بروز ہفتہ خداتعالیٰ کے فضل سے فرزند تولد ہوا۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حمیدالرحمٰن نام رکھا ہے۔ تمام احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) عزیز احمد صاحب جوہٹر کانہ منڈی کے ہاں ۱۴ فروری کو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے دوسرا لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے منیر احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

آج اینگلو مصری مذاکرات شروع ہو جائینگے

برطانوی سفیر تنہا گفتگو میں شریک ہوں گے

لنڈن یکم مارچ۔ وزیراعظم مصر علی ماہر پاشا اور برطانوی سفیر سر رالف سٹیونسن میں جو بات چیت آج شروع ہونے والی ہے۔ اس میں برطانوی سفیر تنہا شریک ہوں گے۔ لیکن اگر ابتدائی گفت و شنید میں کچھ کامیابی ہوئی تو سر رالف کی مدد کے لئے لنڈن سے کوئی وفد بھیجا جائے گا۔ دریں اثناء وہ اپنی روزانہ رپورٹ لنڈن بھیجا کریں گے۔ ماہر پاشا ایسے اقدامات کر رہے ہیں۔ جن کی بناء پر ملک کے عام حالات معمول پر آجائیں۔ تاکہ گفتگو پر سکون ماحول میں انجام پا سکے۔ (بعد کی خبروں سے معلوم ہوا کہ یہ مذاکرات فی الحال ملتوی کر دئیے گئے ہیں)

جماعت احمدیہ کی سیاسی۔ قومی۔ ملی خدمات

(بقیہ صفحہ ۲ سے آگے)

کے دیگر تمام عقیدوں کو سرزمین ہند سے مٹا دیں گے۔ کیا مولوی صاحب زمانۂ ماسبق کی کوئی ایسی نظیر پیش کر سکتے ہیں۔ جس سے یہ ظاہر ہو۔ کہ جس عقیدہ اور مذہب کا شخص ایگزیکٹو کونسلری پر فائز ہوا۔ اس نے اپنے ہم عقیدہ والوں کے سوا باقی تمام کے دائرہ حیات کو تنگ کر دیا تھا۔ اور حکومت نے اس کے ایسے فعل پر اپنی منظوری ثبت کر دی تھی۔ کیا مولوی صاحب کوئی ایسی مثال دے سکتے ہیں۔ جس سے یہ ظاہر ہو۔ کہ فلاں موقع پر جب چودھری ظفر اللہ خاں مسلمانوں کی ترجمانی کے لئے سرکاری یا غیر سرکاری طور پر منتخب کئے گئے۔ تو انہوں نے صرف اپنے ہم عقیدہ والوں ہی کی ترجمانی کی ہو۔ کیا مولوی صاحب یہ بتا سکتے ہیں۔ کہ گذشتہ ایام میں جب چودھری صاحب عارضی طور پر ایگزیکٹو کونسلر مقرر ہوئے۔ تو انہوں نے کوئی ایسا کام کیا۔ جس سے غیر قادیانیوں کو نقصان پہنچا ہو۔ پس جب ان تمام باتوں کا مولوی صاحب کے پاس کوئی معقول جواب نہیں اور یقیناً نہیں ہے۔ جو حقیقت میں مخالفت کا جواز ہو سکتی ہیں۔ تو پھر ہر مسلمان مولوی صاحب مخالفت کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ اور جو کسی حالت میں بھی قومی و ملی نظریہ کے مطابق مناسب نہیں۔ بلکہ ذاتیات کی بدترین تنگ نظری کا مظاہرہ ہے۔

مزید برآں ہر مسلمان جس نے مولوی صاحب کی زندگی کا عمیق نظروں سے مطالعہ کیا ہے وہ خوب سمجھتا ہے کہ اس شخص کی متلون مزاجی اور قدم قدم پر متضاد حکمت عملی نے مسلم قوم کو بحیثیت مجموعی سخت نقصان پہنچایا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج مسلمانوں کی کسی اہم ذمہ دار سیاسی نمائندہ جماعت کے ساتھ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ قوم کے تمام ذمہ دار نمائندے ان کی رائے سے شدید اختلاف رکھتے ہیں۔ اور انہوں نے کبھی بھی کسی معاملہ میں نہ ان کی رائے طلب کی ہے اور نہ ہی ان کے نظریہ کو قومی و ملی مفاد کے لئے بہتر قرار دیا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ چوہدری ظفر اللہ خاں ایک فرقہ احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس طرح دوسرے مسلمان کسی نہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور

یہ بات بھی کسی سے پوشیدہ نہیں کہ مختلف اسلامی فرقوں کا ایک دوسرے سے شدید اختلاف ہے اور علماء آئے دن ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگاتے رہتے ہیں۔ مولوی ظفر علی خان کو معلوم ہوگا کہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ اہلحدیثوں نے گورنمنٹ سے یہ مطالبہ کیا تھا۔ کہ یا تو ہمیں علیحدہ نیابت دی جائے یا مخلوط انتخاب ہو۔ کیونکہ وہ اپنا نمائندہ ایک غیر مسلم کو بنا سکتے ہیں۔ لیکن حنفی مسلمان کو بدعتی اور مشرک سمجھتے ہیں۔ اسی طرح سے شیعہ حضرات کا مطالبہ بھی ایک سے زائد مرتبہ اسی قسم کا ہو چکا ہے۔ لیکن آج تک اس (احمدی) فرقہ کی طرف سے جس کو مولوی ظفر علی خاں اپنی نظر میں مسلمان ہی نہیں سمجھتے۔ کبھی ایسا مطالبہ نہیں ہوا۔ بلکہ اس امر کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ جب کبھی بھی کوئی معاملہ اسلامی مفاد عامہ کے متعلق دنیا کے سامنے آیا۔ اس فرقہ کے مسلمانوں نے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ مل کر اتحاد کا ثبوت دیا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی ذات کو ہی لیجئے۔ ۱۹۳۷ء میں چوہدری صاحب موصوف ڈاکٹر شفاعت احمد خاں کے ساتھ لنڈن گئے۔ اور انہوں نے خاص طور پر وزیر ہند اور دیگر برطانوی مدبرین پر ہندوستان میں مسلمانوں کی حق تلفی واضح کی۔ سائمن کمیشن۔ گول میز کانفرنس اور جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کے اجلاسوں میں ان کی شمولیت سے مسلمانوں کو خاص فائدہ پہنچا۔ آپ جداگانہ انتخاب کے حامی ہیں۔ مسلم کانفرنس اور مسلم لیگ کے ہمیشہ ہمنوا رہے ہیں۔ ان کی قابلیت اور سیاسی فہم و فراست مسلمہ ہے ان کا سیاسی مطمح نظر وہی ہے۔ جو مسلمانوں کے تمام ذمہ دار نمائندوں کا ہے حال ہی میں وزیر ہند سر سموئیل ہور نے ان کی مدبرانہ حکمت عملی اور قابلیت کا بجا طور پر اعتراف کیا ہے علاوہ ازیں گذشتہ ایام میں چوہدری صاحب موصوف عارضی طور پر ایگزیکٹو کونسلری کے فرائض بوجہ احسن سرانجام دے چکے ہیں۔ ان حالات میں اگر گورنمنٹ کی نظر میں میاں سر فضل حسین صاحب کے صحیح اور موزون جانشین چوہدری صاحب ہی ہو سکتے ہیں۔ تو مولوی ظفر علیخاں کا بیہودہ پروپیگنڈا کر کے مسلمانوں کی قوم کو گمراہ کرنا بدترین اخلاقی جرم ہے۔ م م

چودھری ظفر اللہ خاں کے حالیہ دورۂ ترکی کے خوشگوار اثرات

لنڈن یکم مارچ۔ ترکی حکومت کی دعوت پر وزیر خارجہ پاکستان کے ترکی کے سہ روزہ قیام کی وجہ سے ترکی کے سرکاری حلقوں میں اس رائے کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ ترکی اور پاکستان میں زیادہ قریبی اور گہرے تعلقات استوار ہو جائیں گے نیز ترکی کے سفارت خانے کی طرف سے جاری کردہ نیوز لیٹر میں پاکستان اور ترکی کے باہمی تعلقات کو نہایت ہی خوشگوار بتایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ گذشتہ سال دونوں ملکوں میں دوستی کا معاہدہ بھی ہوا تھا۔ وزیر خارجہ پاکستان کی ترکی میں حالیہ تشریف آوری کی وجہ سے مزید ثقافتی اور تجارتی معاہدوں کے لئے راہ ہموار ہو گئی ہے۔

ایک ممتاز برطانوی سائنسدان کی پاکستان میں آمد

لنڈن یکم مارچ۔ امپیریل کالج آف سائنس میں فزکس کے پروفیسر سر جارج پیجیٹ تھامسن کے دورہ پاکستان کا مکمل پروگرام مرتب کر لیا گیا ہے

سر جارج ۱۵ مارچ کو پشاور پہنچیں گے اور وہاں سائنس کی پاکستانی ایسوسی ایشن کی چوتھی سالانہ کانفرنس میں شرکت کے بعد آپ لاہور ڈھاکہ اور کراچی کا دورہ کریں گے پشاور میں سر جارج "جدید بنیادی ذرات" اور "الیکٹرون" کی بابت لیکچر دیں گے۔

لاہور میں آپ ایٹمی طاقت پر تقریر کریں گے اور مختلف سائنسی اداروں کا معائنہ کرنے کے علاوہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر سے ملاقات کریں گے۔

ڈھاکہ یونیورسٹی میں آپ مذکورہ بالا تمام موضوعوں پر تقریریں کریں گے اور یونیورسٹی کے وائس چانسلر سے ملیں گے اور انجنیئرنگ کالج کا معائنہ بھی کریں گے کراچی میں آپ ایٹمی قوت پر تقریر کریں گے۔ اور موسمیات کے مرکز، شہری ہوا بازی کے تربیتی ادارے میں جائیں گے۔ (اسٹار)

مجلس اقتصادیات تعلیم الاسلام کالج لاہور کے زیر اہتمام

ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ اختر ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی صدر شعبۂ اقتصادیات پنجاب یونیورسٹی "پاکستان میں اقتصادی ترقی کے امکانات" کے موضوع پر ۲ مارچ بروز اتوار کالج ہال میں تقریر فرمائیں گے۔

مسٹر اختر حسین۔ او بی ای۔ سی۔ ایس۔ پی فنانشل کمشنر بحالیات صدارت فرمائیں گے۔ احباب ذوق سے شرکت کی درخواست ہے۔

(اعجاز احمد سیکرٹری)

"مولوی صاحب ہمیشہ جمہور کے نظریہ سے اختلاف رکھ کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنانے کے عادی ہیں الخ" (اخبار قومیت لاہور ۱۰ ستمبر ۱۹۳۲ء)

اسرائیل پاکستان کے ساتھ بھی تعلقات قائم کرنا چاہتا ہے

لنڈن یکم مارچ۔ ایک اسرائیلی نمائندے یہاں بیان دیتے ہوئے کہا کہ اسرائیل اور پاکستان کے درمیان تعلقات استوار کرنے کی اگر کوئی تحریک کراچی میں قابل قبول ہو تو "اسرائیل اس کا ضرور خیر مقدم کرے گے" یہ نمائندہ اسرائیلی دفتر خارجہ کے ڈائرکٹر جنرل کے دورہ دہلی پر تبصرہ کر رہا تھا اس نے امید ظاہر کی کہ اس دورہ سے بھارت اور اسرائیل کے تعلقات گہرے ہو جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "اسرائیل ترکی کے ساتھ بھی قریبی تعلقات استوار کرنے کے خواہشمند ہیں"

کسانوں کی بہبودی کے لئے

شاہ ایران کا عملی نمونہ

تہران یکم مارچ۔ شاہ ایران نے ورامین کے قریب شاہی جائداد میں سے زمین کے کچھ ٹکڑے مقامی کسانوں میں تقسیم کر کے ان کی بہبودی کے لئے ایک عملی قدم اٹھایا ہے۔ کسانوں نے اراضیات کے لئے لاٹری نکالی۔ جن لوگوں کے نام پر زمین نکلی وہ انہیں دے دی گئی۔ (اسٹار)

سائنس سوسائٹی کا اجلاس

تعلیم الاسلام کالج سائنس سوسائٹی کے زیر اہتمام ڈاکٹر نیاز احمد صاحب ڈائرکٹر یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل ٹیکنالوجی بروز سوموار بتاریخ ۳ مارچ تین بجے بعد دوپہر کیمسٹری لیکچر روم میں ماہا ہوا کے بعض تجربات پر ایک نہایت لطیف لیکچر دیں گے۔ اہل ذوق اصحاب سے شرکت کی درخواست ہے۔

رفیق احمد ثاقب جائنٹ سیکرٹری